سوال

(75) عیسائیوں کے ہاں کھانا پینا اور چند دیگر سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) بسا اوقات مجھے میرا کوئی عیسائی ہم جماعت اپنے گھر آنے اور کھانا کھانے کی دعوت دیتا ہے تو کیا اس کے گھر سے کھانا کھالینا جائز ہے جب کہ یہ یقین ہو جائے کہ جو کھانا تیار کیا گیا ہے وہ شرعی طور پر حلال ہے۔

(۲) کیا میں انہیں توحید الٰہی کے اثبات پر مشتمل کتابیں پیش کر سکتا ہوں۔ جب کہ قرآن مجید کی آیات عربی عبارت میں موجود ہوں اور ان کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا ہو؟

(۳) کبھی بھار ان میں سے کسی کے گھر ہوتا ہوں اور نماز کا وقت ہو جاتا ہے، تو میں اپنا مصلیٰ لے کر ان کے سامنے وہیں نماز پڑھ لیتا ہوں تو کیا کے گھر میں پڑھی ہوئی نماز ہو جاتی ہے؟

(۴) عیسائیوں نے مجھے اپنے ساتھ گرجا گر جانے کی دعوت دی۔ میں نے کہا ''میں پوچھے بغیر نہیں جاؤں گا۔'' تو کیا میرے لئے ان کے ساتھ جانا جائز ہے تاکہ میں انہیں اسلام کی رواداری کا قائل کر سکوں اور واضح کر سکوں کہ یہ معاشرے کے حقوق کا خیال رکھنے والا دین ہے اور تاکہ انہیں اسلام کی دعوت کی گنجائش پیدا ہو سکے؟ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا مذہب عیسائی ہے اور وہ پروٹسٹنٹ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے کہنے کے مطابق ان کی نماز میں رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا۔ واضح رہے کہ میرا عیسائی مذہب قبول کرنا محال ہے۔ انشاء اللہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) جی ہاں! آپ کا ہم جماعت نصرانی دوست جو کھانا پیش کرے، وہ کھالینا درست ہے، خواہ اس کے گھر میں ہو یا کہیں اور، جب کہ آپ کو یقینی طور پر علم ہو کہ یہ فی نفسہ حرام نہیں، یا جب اس کی کیفیت نامعلوم ہو۔ کیونکہ اس میں اصل جواز ہے حتیٰ کہ منع کی کوئی دلیل مل جائے اور محض اس کا عیسائی ہونا اس سے منع نہیں کرتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اہل کتاب کا کھانا کھانے کی اجازت دی ہے۔

(۲) جی ہاں! آپ انہیں ایسی کتابیں پیش کر سکتے ہیں جن میں توحید وغیرہ کے اثبات کے لئے قرآن مجید کی آیات بھی درج ہوں، خواہ وہ عربی زبان میں اصل آیات ہوں یا ان کا مفہوم دوسری زبانوں میں نقل کیا گیا ہو۔ بلکہ آپ کا یہ کام قابل قدر ہے، کیونکہ انہیں پیش کرنا، یا عاریتاً پڑھنے کے لئے دینا بھی دعوت اور تبلیغ کی ایک صورت ہے اور جب یہ کام خلوص نیت سے کیا جائے تو ضرور ثواب ملے گا۔

(۳) جی ہاں! آپ کی نماز صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی اطاعت کا مزید شوق بخشے اور خصوصاً پنجگانہ کو بروقت ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ لیکن ضروری ہے کہ آپ فرض نمازیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں اور جہاں تک ممکن ہو فرض نمازیں مسجد میں ادا کریں۔

(۴) اگر آپ محض رواداری کے اظہار کیلئے کلیسا میں جاتے ہیں تو یہ جائز نہیں اور گر اس لئے جاتے ہیں کہ انہیں اسلام کی طرف بلانے کا راستہ پیدا ہوسکے اور تبلیغ کا دائرہ وسیع ہوسکے اور آپ ان کی عبادت میں شریک نہ ہوتے ہوں اور ان عقائد یا رسم ورواج سے متاثر ہونے کا خدشہ نہ ہو، تو جائز ہے۔

وَباللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ ۔ رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ،نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۶۸۷۶)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم- صفحہ 80

محدث فتویٰ